بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

ان طالب علموں کے نام

جو محنت اور توکل پر یقین رکھتے ہیں

ارادے جن کے پختہ ہوں ، نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

مؤلفین

Geniusnesthub.com

CamScanner

محسن محلّہ

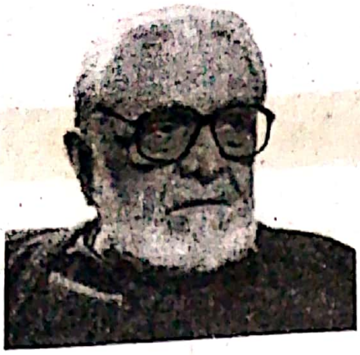

اشفاق احمد

(1925ء-2004ء)

تعارف:

زندگی کے حالات: اشفاق احمد اُتر پردیش (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ اُنھوں نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی علاقے میں حاصل کی۔ قیامِ پاکستان سے کچھ عرصہ پہلے وہ ہجرت کر کے لاہور آئے اور مستقل سکونت اختیار کی۔ یہاں اُنھوں نے تعلیم کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا اور گورنمنٹ کالج لاہور سے اُردو ادب میں ایم اے کیا۔ اُن کی اہلیہ بانو قدسیہ اُردو کی مشہور ناول نگار ہے گورنمنٹ کالج لاہور میں اُن کی ہم جماعت تھیں۔ حصولِ تعلیم کے بعد وہ ریڈیو آزاد کشمیر سے منسلک ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد وہ یہ ملازمت چھوڑ کر لاہور آ گئے اور دیال سنگھ کالج لاہور میں اُردو پڑھانے لگے۔ تقریباً دو سال بعد وہ روم چلے گئے اور ریڈیو میں اُردو نیوز کاسٹر مقرر ہوئے ساتھ ساتھ روم کی ایک یونیورسٹی میں اردو بھی پڑھاتے رہے۔ مختلف ممالک میں قیام کے دوران اُنھوں نے اطالوی اور فرانسیسی زبانوں کے ڈپلومے حاصل کیے جب کہ نیویارک سے ریڈیو براڈ کاسٹنگ میں ڈپلومہ حاصل کیا۔

ادبی خدمات: وطن واپسی پر اُنھوں نے اپنا ذاتی رسالہ ''داستاں گو'' کے نام سے جاری کیا۔ ساتھ ہی وہ ریڈیو کے لیے فیچرز بھی لکھتے رہے۔ اِسی دوران کا مشہور ریڈیو پروگرام ''تلقین شاہ'' نشر ہونا شروع ہوا۔ ہلکے پھلکے انداز میں معاشرتی خامیوں اور تضادات کی نشان دہی کرانے والا یہ پروگرام سامعین میں بے حد مقبول رہا اور تقریباً تیس سال تک نشر ہوتا رہا۔ وہ مرکزی اُردو بورڈ کے ڈائریکٹر بھی رہے۔ (یہ ادارہ آج کل اُردو سائنس بورڈ کہلاتا ہے)۔ اشفاق احمد کچھ عرصے تک وِفاقی وزارتِ تعلیم میں بھی خدمات انجام دیتے رہے۔

ناول اور افسانہ نگاری: اشفاق احمد نے زمانہ طالب علمی سے ہی تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ ان کی کہانیاں ''ماہنامہ پھول'' میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ اُنھوں نے ریڈیو پاکستان اور پاکستان ٹیلی وژن کے لیے سینکڑوں ڈرامے لکھے۔ ان کے اہم موضوعات ادب، فلسفہ، نفسیات اور صوفی ازم رہے ہیں۔ انسانی جذبات و احساسات کی ترجمانی اور انسان دوستی کی ترویج کہ وجہ سے وہ سامعین اور قارئین میں بے حد مقبول رہے ہیں۔

تصانیف: زاویہ، ایک محبت سو افسانے، گڈریا، من چلے کا سودا، حیرت کدہ، سفر در سفر، توتا کہانی، ایک محبت سو ڈرامے وغیرہ۔

سبق کا تعارف:

یہ سبق اشفاق احمد کا ایک افسانہ ہے۔ اس کا موضوع دنیاداری اور دکھاوا ہے۔ اس کا مرکزی کردار ماسٹر الیاس مجبوری اور غربت کے ہاتھوں سسک سسک کر جان دے دیتا ہے لیکن کوئی اس کی مدد کو نہیں آتا۔ لیکن جب وہ اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے تو سب دنیا داری اور دکھاوے کے لیے اس سے بھی کہیں زیادہ چندہ اکٹھا کر لیتے ہیں، جتنی ماسٹر الیاس کو ضرورت تھی اور جو وہ سب سے قرض مانگ رہا تھا۔ دراصل مصنف نے ہمیں یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ ہماری مدد اور ہمدردی کے حق دار مردوں سے زیادہ زندہ لوگ ہیں۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

لغت و توضیحات

تعارف (صفحہ نمبر 98)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سکونت	رہائش	تضادات	الٹ ہونا
سامعین	سننے والے	فلسفہ	وہ علم جو چیزوں کی ماہیت اور حقیقت سے بحث کرتا ہے
نفسیات	ذہنی حالت	صوفی ازم	تصوف کا راستہ، روحانی پاکیزگی اختیار کرنا
ترویج	رواج دینا، پھیلانا		

(صفحہ نمبر 100)

انبالہ	انڈیا کا ایک شہر	اصیل مرغ	اچھی نسل کا مرغ
لڑاکا بٹیر	لڑنے والا بٹیر	منشی گیری	حساب کتاب کرنا
میخ	کیل، جو زمین میں گاڑھی جاتی ہے	مبالغہ	کسی چیز کو بڑھا چڑھا کے بیان کرنا
دہاڑی	روزانہ کی بنیاد پر	شیخی	بڑی بڑی باتیں کرنا

(صفحہ نمبر 101)

گرامر	زبان کے قواعد کا علم	علم بیان	وہ علم جس میں ایک معانی کو مختلف طریقوں سے ظاہر کرنے سے بحث کی جاتی ہے
صحبت	محفل، میل جول	گھگی بندھ گئی	خوف یا ڈر کے مارے سکتے کا عالم ہونا
یکمشت	ایک دم، ایک ہی بار	پرو کر	دھاگے سے باندھنا
تڑنگ	اکڑ گیا	ماہ بماہ	ہر مہینے

(صفحہ نمبر 102)

طلب گار	طلب کیے، مانگے	مرنجان مرنج	وہ شخص جو ہر حال میں خوش رہے، سادہ مزاج
ٹرخا دیا	ٹال دیا	وید	عالم آدمی
سٹیتھوسکوپ	وہ آلہ جس سے دل کی دھڑکن سنتے ہیں	اگلو	برف کے گھر جو ایک خاص شکل کے ہوتے ہیں
آب خورہ	پیالہ		

(صفحہ نمبر 103)

لٹھے	صاف شفاف سفید کپڑا	کافور	تیز خوشبو جو عموماً مردے کو لگاتے ہیں
رسم قل	قل خوانی، مردے کے لیے تیسرے دن قرآن پڑھنا		

Geniusneshub.com

CS CamScanner

اقتباسات کی تشریح

اقتباس 1:

دراصل ماسٹر صاحب سیدھے آدمی تھے ---------------- کسی کو خوف زدہ نہیں کرتے تھے۔ (صفحہ 100)

سبق کا عنوان: محسن محلہ

مصنف کا نام: اشفاق احمد

تشریح

یہ سبق اشفاق احمد کا ایک افسانہ ہے۔ اس کا موضوع دنیاداری اور دکھاوا ہے۔ اس کا مرکزی کردار ماسٹر الیاس مجبوری اور غربت کے ہاتھوں سسک سسک کر جان دے دیتا ہے لیکن کوئی اس کی مدد کو نہیں آتا۔ لیکن جب وہ اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے تو سب دنیا داری اور دکھاوے کے لیے اس سے بھی کہیں زیادہ چندہ اکٹھا کر لیتے ہیں، جتنی ماسٹر الیاس کو ضرورت تھی اور جو وہ سب سے قرض مانگ رہا تھا۔ دراصل مصنف نے ہمیں یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ ہماری مدد اور ہمدردی کے حق دار مردوں سے زیادہ زندہ لوگ ہیں۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

زیرِ نظر اقتباس میں مصنف افسانے کے مرکزی کردار ماسٹر الیاس کے بارے میں بتا رہا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ ماسٹر الیاس بہت ہی سیدھے سادے آدمی تھے۔ ان کو زمانے کی چالاکیاں نہیں آتی تھیں۔ وہ بالکل سادہ آدمی تھے۔ وہ چالاکی ہوشیاری جس سے کام لے کر لوگ دنیا میں آگے بڑھتے ہیں، ان میں نایاب تھی۔ ایک تو ان کی شکل کچھ ایسی تھی کہ لوگوں کو ان پر اعتبار نہیں آتا تھا۔ یعنی دیکھنے میں بالکل ہی سادہ مزاج آدمی لگتے تھے۔ ان کا چہرہ تاثرات سے خالی رہتا تھا۔ اس لیے لوگوں کو ان سے کوئی محبت یا ہمدردی کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا تھا۔

گفتگو ایسی ہوتی تھی کہ لوگوں کو مشکل ہی سے یقین آتا تھا۔ کیوں کہ ان میں گفتگو بالکل سیدھی اور سادہ ہوتی تھی۔ پھر وہ جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ اس لیے اکثر کڑوی باتیں منھ پر کہہ جاتے تھے۔ یہ بھی ایک وجہ تھی لوگوں کی یقین نہ کرنے کی۔ لوگ عام طور پر خود بھی جھوٹ سننا چاہتے ہیں۔ انھیں پسند ہوتا ہے کہ انھیں جھوٹ بول کر خوش کیا جائے۔ پھر ماسٹر الیاس کی عادت تھی کہ وہ اپنی بات میں ہیرا پھیری نہیں کرتے تھے۔ جو بات ہوتی، وہ دوسرے کو من و عن بیان کر دیتے۔ لوگ چاہتے ہیں کہ بات میں مرچ مصالحہ لگا کر بیان کیا جائے تو یقین کریں گے۔ اس لیے ان کی باتیں لوگوں کو خشک لگتی تھیں۔ پھر انھیں مبالغے سے کام لینے کی عادت نہیں تھی۔ یعنی کسی بات کو بڑھا چڑھا کر بیان نہیں کرتے تھے۔ مبالغہ بعض اوقات اثر پیدا کرنے کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ لیکن لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ اپنی ہر بات میں مبالغے سے کام لیتے ہیں۔ اس لیے وہ ایسی مبالغہ آمیز باتوں کے عادی ہوتے ہیں۔ ماسٹر الیاس شیخی بگھارنے سے بھی باز رہتے تھے۔ کبھی اپنے آپ کو ایسا بنا کر پیش نہیں کرتے تھے جیسے وہ نہیں تھے۔ پھر انھیں اپنے مطلب کے لیے لوگوں کو خوف زدہ کرنا بھی نہیں آتا تھا۔ عام طور پر لوگ دوسروں کو ڈرا دھمکا کے اپنا مطلب نکالتے ہیں۔ لیکن ماسٹر الیاس ہمیشہ اپنی بات کو عاجزی سے بیان کرتے تھے۔ یہی وہ وجوہات تھیں جن کی وجہ سے لوگ ان کی باتوں پر یقین نہیں کرتے تھے اور ان سے دور رہتے تھے۔ اسی لیے کوئی ان کا دوست نہیں تھا۔ سب ان کی عزت ضرور کرتے تھے۔ وہ بھی صرف سلام کرنے کی حد تک۔ بقول احمد ندیم قاسمی:

جو برائی تھی، مرے نام سے منسوب ہوئی — دوستو! کتنا برا تھا، مرا اچھا ہونا

Geniusesthub.com

اقتباس 2: ماسٹر صاحب نے ایک رات جوں توں کر کے ٹرانسفارمر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے پاس ادھار دینے کو کچھ بھی باقی نہیں تھا۔ (صفحہ 102)

سبق کا عنوان: محسن محلہ

مصنف کا نام: اشفاق احمد

تشریح

یہ سبق اشفاق احمد کا ایک افسانہ ہے۔ اس کا موضوع دنیا داری اور دکھاوا ہے۔ اس کا مرکزی کردار ماسٹر الیاس مجبوری اور غربت کے ہاتھوں سسک سسک کر جان دے دیتا ہے لیکن کوئی اس کی مدد کو نہیں آتا۔ لیکن جب وہ اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے تو سب دنیا داری اور دکھاوے کے لیے اس سے بھی کہیں زیادہ چندہ اکٹھا کر لیتے ہیں، جتنی ماسٹر الیاس کو ضرورت تھی اور جو وہ سب سے قرض مانگ رہا تھا۔ دراصل مصنف نے ہمیں یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ ہماری مدد اور ہمدردی کے حق دار مردوں سے زیادہ زندہ لوگ ہیں۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

زیرِ نظر اقتباس میں مصنف ماسٹر صاحب کے بارے میں بتاتے ہیں کہ کیسے وہ سب کے پاس ادھار مانگنے گئے۔ ماسٹر صاحب کو ایک سو اسی روپے کی ضرورت تھی۔ انھوں نے کوٹھڑی کا چھ ماہ کا کرایہ ادا کرنا تھا۔ اور انھیں وقت صرف تین دن کا ملا تھا۔ جب وہ نہ کر سکے تو انھیں کوٹھڑی سے نکل کر ٹرانسفارمر کے نیچے آنا پڑا۔ انھوں نے رات تو بڑی مشکل سے کاٹی۔ صبح اُٹھ کر شیخ کریم نواز کی حویلی گئے۔ اور اس سے دو سو روپے ادھار مانگے۔ حالانکہ شیخ کریم نواز کے لیے دو سو روپے کوئی بڑی رقم نہیں تھی۔ لیکن اس نے ماسٹر صاحب کو سادہ آدمی سمجھ کے ٹرخا دیا کہ ایسے لوگ عام طور پر رقم واپس کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ اس لیے بہتر ہے کہ ایسے لوگوں کو زیادہ رقم دی ہی نہ جائے۔

ماسٹر صاحب پھر اسماعیل کی دکان پر گئے جس کا کپڑے بیچنے کا کام تھا۔ اور اس سے رقم کم کر کے ڈیڑھ سو روپے مانگے۔ اس نے بھی رقم نہیں دی۔ پھر ماسٹر صاحب نے محلے کے ہر آدمی کے پاس جا کر ادھار مانگا۔ لیکن ہر طرف سے مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ کسی کو شدید مہنگائی نے گھیر رکھا تھا۔ کسی کو کوئی ضرورت تھی۔ کسی کے پاس کوئی بہانہ تھا۔ الغرض ایک زندہ انسان کی مدد کرنے کے لیے کوئی تیار نہیں تھا۔ جو گھر سے بے گھر ہو چکا تھا۔ اور پھر آخر میں جب ماسٹر الیاس نمونیے کا شکار ہو کر مر جاتے ہیں تو سارا محلہ دنیا داری اور رسم و رواج کے لیے پیسے خرچ کرنے پر تیار ہو جاتا ہے۔

مشق

سوال 1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) محسن محلہ کے لوگ ماسٹر صاحب کے بارے میں کیا جانتے تھے؟

جواب: کسی کو ٹھیک سے معلوم نہیں تھا کہ ماسٹر الیاس کب اس محلے میں آیا تھا اور کب اس نے یہ کوٹھڑی کرائے پر لی تھی۔ لیکن سب کو یہ پتہ تھا کہ وہ مہاجر ہے اور اس کا تعلق انبالے کے کسی علاقے سے تھا کیوں کہ وہ جو بولی بولتا تھا، وہ انبالے میں بولی جاتی تھی۔

(ب) ماسٹر صاحب کس طرح کے آدمی تھے؟

جواب: ماسٹر صاحب سیدھے سادھے آدمی تھے۔ انھیں چالاکی نہیں آتی تھی۔ ان کی شکل ایسی تھی کہ محبت یا ہمدردی کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا

Geniusesthub.com

CamScanner

تھا۔ انھیں بات کرتے ہوئے جھوٹ بولنا، ہیرا پھیرا کرنا اور مبالغے سے کام لینا نہیں آتا تھا۔ اس لیے کسی کو ان کی بات پر یقین ہی نہیں آتا تھا۔ عام طور پر لوگ ان کی صحبت میں بیٹھنا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔

(ج) لوگ ماسٹر صاحب سے دوستی کرنا کیوں پسند نہیں کرتے تھے؟

جواب: چوں کہ ماسٹر صاحب بہت ہی سیدھے سادے انسان تھے، اس لیے وہ اس زمانے کے انسان ہی نہیں لگتے تھے۔ وہ سارے محلے اور سوسائٹی پر بوجھ لگتے تھے جن کے ساتھ عام طور پر لوگ دوستی کرنا پسند نہیں کرتے۔ یہی وجہ تھی کہ لوگ انھیں سلام کر کے تو گزر تے تھے لیکن کوئی ان کا دوست نہیں تھا۔

(د) مالک مکان نے ماسٹر صاحب سے کیا سلوک کیا؟

جواب: مالک مکان نے دھمکی دی تھی کہ اگر اس نے تین دن کے اندر اندر پچھلے چھ ماہ کا کرایہ ادا نہ کیا تو وہ اس کا سامان نکال کر باہر پھینک دے گا۔ اور پھر یہی ہوا کہ جب ماسٹر صاحب کرایہ ادا نہ کر سکے تو اس نے ان کا سامان اُٹھا کر باہر پھینک دیا اور ان کی چارپائی ٹرانسفارمر والے دو کھمبوں کے درمیان لگا دی۔ اس نے کوٹھری کو نیا تالہ لگا اور سکوٹر پر سوار ہو کر اپنے گھر چلا گیا۔

(ہ) ماسٹر صاحب کے مرنے کے بعد لوگوں نے کیا طرزِ عمل اپنایا۔

جواب: ماسٹر صاحب کے مرنے کے بعد لوگوں نے جو طرزِ عمل اختیار کیا، وہی اس افسانے کا اصل موضوع ہے۔ وہی لوگ جنھوں نے ماسٹر صاحب کے جیتے جی انھیں ایک پیسہ دینا مناسب نہیں سمجھا، ان کے مرنے کے بعد دنیاداری کے نام پر سب نے مل ملا کر آٹھ سو گیارہ روپے جمع کر لیے۔

(و) ماسٹر صاحب کا کیا انجام ہوا؟

جواب: جب ماسٹر صاحب اپنی کوٹھری سے نکال دیے گئے تو انھوں نے ٹرانسفارمر والے دو کھمبوں کے نیچے ڈیرے ڈال دیے۔ آٹھویں دن انھیں نمونیا ہو گیا۔ اس حالت میں بھی وہ تین دن تک کھلے آسمان تلے پڑے رہے۔ آخر چوتھے دن وہ اس بیماری کی تاب نہ لاتے ہوئے انتقال کر گئے۔

(ز) اس افسانے کا مرکزی خیال لکھیں۔

جواب: اس افسانے کا مرکزی خیال یہ ہے کہ آج کی دنیا اتنی بے حسی اور خود غرض ہو چکی ہے کہ جیتے جی کسی غریب کی مدد کرنے کے لیے تیار نہیں۔ لیکن اس کے مرنے پر دکھاوے کے لیے پیسہ خرچ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ گویا رسم و رواج ایک انسان سے زیادہ اہم ہیں۔

سوال 2: خالی جگہ پُر کریں:

(الف) ان کو زمانے کے ساتھ چلنے کا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں آتا تھا۔ (ڈھنگ)

(ب) خوف کے مارے اس کی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بند گئی۔ (گھگی)

(ج) وہ سردی کے موسم میں باہر بیٹھا دھوپ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ رہا تھا۔ (سینکتا)

(د) شیخی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اچھی بات نہیں۔ (بگھارنی)

(ہ) مالک مکان نے کرایادار کو سخت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں ڈانٹا۔ (الفاظ)

Geniusnesthub.com
CamScanner

سوال 3۔ سیاق وسباق کے حوالے سے درج عبارتوں کی تشریح کریں:

(الف) وہ اتنے سیدھے اور اس قدر بے پیچ تھے کہ انسان ہی نہیں لگتے تھے۔ سارے محلے پر اور ساری سوسائٹی پر ایک بوجھ سا لگتے تھے اور چونکہ ایسے لوگوں کے ساتھ رسم وراہ پیدا کرنا کوئی بھی پسند نہیں کرتا اس لیے کوئی بھی ان کا دوست نہیں تھا۔

(ب) مسلسل تین دن تک ماسٹر الیاس اپنی رضائی سر پر اگلوکی طرح اوڑھ کر چارپائی پر بیٹھے رہے جو کوئی وہاں سے گزرتا "اسلام علیکم" کہہ کر یہ ضرورت پوچھتا۔ "کیوں جی ماسٹر جی دھوپ سینکی جارہی ہے" اور ماسٹر جی اندر سے بند آواز میں جواب دیتے۔ "وہاں جی تھوڑی سردی لگ رہی تھی"۔

جواب: دیکھیے تشریحات

سوال 4۔ روزمرہ کے مطابق خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) وہ غصے سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔پیستا ہوا آگے بڑھا۔	(دانت)
(ب) جب اُس نے پاکستان کی جیت کی خبر سنی تو خوشی سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہو گیا۔	(پاگل)
(ج) تمھارے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں خاک، کیسی منحوس باتیں کر رہے ہو۔	(منھ)
(د) تم تو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔جھاڑ کر میرے بچے کے پیچھے پڑ گئے ہو۔	(پنجے)
(ہ) میں یہ خوفناک منظر نہ دیکھ سکا اور ڈر کے مارے اپنی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔بند کر لیں۔	(آنکھیں)

سوال 5۔ جملے درست کریں:

	درست جملے	غلط جملے
(الف)	ہمارا وطن دن بدن ترقی کر رہا ہے۔	ہمارا وطن روز بروز ترقی کر رہا ہے۔
(ب)	وہ حیرانگی سے میری طرف دیکھ رہا تھا۔	وہ میری طرف حیرانی سے دیکھ رہا تھا۔
(ج)	میرا بڑا دل کرتا ہے کہ حج پر جاؤں۔	میرا حج پر جانے کو بڑا دل کرتا ہے۔
(د)	میں آپ سے ایک ضروری بات کہنے آیا ہوں۔	میں ایک ضروری بات آپ سے کہنے آیا ہوں۔
(ہ)	اس کی چیخ وپکار سن کر لوگ مدد کے لیے دوڑے	لوگ اس کی چیخ پکار سن کر دوڑے۔

سوال 6۔ درج ذیل جملوں میں مناسب مقامات پر رموزِ اوقاف لگائیں:

(الف) اسے جب دیکھو، ہوا کے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے۔

(ب) اس مضمون کے اہم نکات یہ ہیں:۔

(ج) رسول ﷺ نے فرمایا: "سب انسان برابر ہیں۔"

(د) لڑکے! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

(ہ) دوست ہوتا نہیں ہر ہاتھ ملانے والا"، احمد فراز کا یہ مصرع حقیقت پر مبنی ہے۔

Geniusneshub.com
CamScanner

سوال 7۔ اُردو میں درج ذیل افعال بطورِ معاون افعال استعمال کیے جاتے ہیں۔ آپ ان کی مدد سے دو دو جملے بنائیں۔ جن میں یہ بطورِ امدادی یا معاون فعل استعمال ہوں۔

جواب:

الفاظ	جملے	
دینا	اس نے اپنی کتاب مجھے دے دی۔	تم یہ کاغذات جلا دو۔
لینا	تم اپنی چیزیں اُٹھا لو۔	اُس نے اپنا کمرہ سجا لیا ہے۔
آنا	علی جلدی سے گھر چلا آیا۔	تم میری طرف چلے آؤ۔
ڈالنا	بلی نے چوہے کو مار ڈالا۔	اس نے اپنے دل سے ہر نقش مٹا ڈالا۔
جانا	وہ صبح سویرے کالج چلا گیا۔	تم یہاں سے گھر چلے جاؤ۔
پڑنا	بچہ دیوار سے گر پڑا۔	چور پولیس کو دیکھ کر بھاگ پڑا۔
اُٹھنا	وہ شور کی آواز سن کر جاگ اُٹھا۔	آگ تیزی سے بھڑک اُٹھی۔

اضافی مختصر سوال جواب

سوال 1: اشفاق احمد کے افسانوں کے اہم موضوعات کیا ہیں؟

جواب: اشفاق احمد افسانہ نگاری میں ایک اہم نام ہیں۔ ان کے افسانوں کے اہم موضوعات میں ادب، فلسفہ، نفسیات اور صوفی ازم ہیں۔ انھوں نے انسانی جذبات اور احساسات کی ترجمانی جس انداز میں کی ہے، وہ قابلِ تعریف ہے۔ وہ اپنے پڑھنے اور سننے والوں میں اپنی انسان دوستی کی وجہ سے بے حد مقبول رہے۔

سوال 2: مالک مکان نے ماسٹر الیاس کو کیا دھمکی دی تھی؟

جواب: مالک مکان نے ماسٹر الیاس کو دھمکی دی تھی کہ اگر اس نے تین دن کے اندر اندر چھ ماہ کا کرایہ ادا نہیں کیا تو وہ اس کا سامان اُٹھا کر باہر پھینک دے گا۔

سوال 3: ماسٹر صاحب جب بے گھر ہو گئے تو انھوں نے کیا کیا؟

جواب: پہلی رات تو انھوں نے جیسے تیسے ٹرانسفارمر کے نیچے گزار لی۔ اگلی صبح وہ شیخ کریم نواز کی حویلی گئے اور اس سے دو سو روپے ادھار مانگے۔ لیکن شیخ صاحب نے انھیں سادہ آدمی سمجھ کر ٹرخا دیا۔ پھر وہ اسماعیل کی دکان پر گئے لیکن اس نے بھی انکار کر دیا۔ اس کے بعد انھوں نے محلے کے ہر شخص سے ادھار لینے کی کوشش کی لیکن انھیں ہر طرف سے مایوسی ہوئی۔

Geniusnesthub.com
CamScanner

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

☆ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات (ا، ب، ج، د) دیئے گئے ہیں، درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- سبق "محسن محلہ" کے مصنف کا نام ہے؟
ا۔ پطرس بخاری ب۔ احمد ندیم قاسمی ج۔ اشفاق احمد د۔ شوکت صدیقی

2- اشفاق احمد کا سن پیدائش ہے؟
ا۔ ۱۹۲۵ ب۔ ۱۹۲۶ ج۔ ۱۹۲۷ د۔ ۱۹۲۸

3- اشفاق احمد کا سن وفات ہے؟
ا۔ ۲۰۰۱ ب۔ ۲۰۰۲ ج۔ ۲۰۰۳ د۔ ۲۰۰۴

4- اشفاق احمد پیدا ہوئے؟
ا۔ لکھنو ب۔ اتر پردیش ج۔ لاہور د۔ امرتسر

5- وہ قیام پاکستان سے کچھ عرصہ پہلے ہجرت کر کے ------ آ گئے؟
ا۔ کراچی ب۔ ملتان ج۔ اسلام آباد د۔ لاہور

6- انھوں نے ایم اُردو کیا؟
ا۔ پنجاب یونیورسٹی سے ب۔ اسلامیہ کالج سے ج۔ گورنمنٹ کالج سے د۔ دیال سنگھ کالج سے

7- ان کی اہلیہ کا نام ہے؟
ا۔ مسرت بانو ب۔ بانو قدسیہ ج۔ ثمینہ کوثر د۔ ہادیہ گیلانی

8- وہ حصول تعلیم کے بعد ریڈیو ------- سے منسلک ہو گئے؟
ا۔ لاہور ب۔ کراچی ج۔ ملتان د۔ آزاد کشمیر

9- ریڈیو کی ملازمت کے بعد وہ ------ کالج میں اُردو پڑھانے لگے؟
ا۔ گورنمنٹ ب۔ اسلامیہ ج۔ دیال سنگھ د۔ پنجاب

10- دیال سنگھ میں دو سال اُردو پڑھانے کے بعد وہ ------ چلے گئے؟
ا۔ لندن ب۔ روم ج۔ نیویارک د۔ پیرس

11- وہ روم یونیورسٹی میں ------ پڑھانے لگے؟
ا۔ کشمیریات ب۔ پاکستانی کلچر ج۔ اسلامی تہذیب د۔ اُردو

12- انھوں نے ------- سے ریڈیو براڈکاسٹنگ میں ڈپلومہ کیا؟
ا۔ لندن ب۔ روم ج۔ نیویارک د۔ پیرس

13- وطن واپسی پر انھوں نے کس نام سے اپنا ذاتی رسالہ جاری کیا؟
ا۔ فنون ب۔ داستان گو ج۔ ادبی دنیا د۔ اخلاق

14- ان کا ریڈیو پر مشہور پروگرام کس نام سے نشر ہوتا تھا؟
ا۔ بابا جی ب۔ بابا صاحبا ج۔ زاویہ د۔ تلقین شاہ

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

15- وہ کس ادارے کے ڈائرکٹر رہے؟
ا۔ مجلس ترقی ادب ب۔ مرکزی اُردو بورڈ ج۔ ثقافتِ اسلامیہ د۔ انجمن ترقی اُردو

16- مرکزی اُردو بورڈ کا موجودہ نام کیا ہے؟
ا۔ اُردو بورڈ ب۔ اُردو مجلس ج۔ اُردو سائنس بورڈ د۔ انجمن ترقی اُردو

17- زمانہ طالب علمی میں ان کی کہانیاں کس رسالے میں شایع ہوتی رہیں؟
ا۔ تعلیم وتربیت ب۔ پھول ج۔ بچوں کی دنیا د۔ اقرا

18- اشفاق احمد کی تحریروں کے اہم موضوعات تھے؟
ا۔ ادب وفلسفہ ب۔ نفسیات ج۔ صوفی ازم د۔ ا،ب،ج تینوں

19- ان میں سے کون سی تصنیف اشفاق احمد کی ہے؟
ا۔ زاویہ ب۔ ایک محبت سو افسانے ج۔ گڈریا د۔ا،ب،ج تینوں

20- ان میں سے کون سی تصنیف اشفاق احمد کی ہے؟
ا۔ من چلے کا سودا ب۔ حیرت کدہ ج۔ سفر در سفر د۔ ا،ب،ج تینوں

21- ان میں سے کون سی تصنیف اشفاق احمد کی ہے؟
ا۔ توتا کہانی ب۔ ایک محبت سو ڈرامے ج۔ ایک محبت سو افسانے د۔ ا،ب،ج تینوں

22- افسانہ "محسن محلّہ" کے مرکزی کردار کا نام ہے؟
ا۔ ماسٹر گھسن ب۔ ماسٹر فیاض ج۔ ماسٹر الیاس د۔ ماسٹر کریم

23- ماسٹر الیاس کا تعلق کس علاقے سے تھا؟
ا۔ امرتسر ب۔ انبالہ ج۔ دہلی د۔ لکھنؤ

24- ماسٹر الیاس کے پاس تھے؟
ا۔ دولڑا کا بٹیر ب۔ ایک اصیل مرغ ج۔ دو تیتر د۔ ا اور ب دونوں

25- ماسٹر جی بچوں کے پڑھانے کے علاوہ کیا کام کرتے تھے؟
ا۔ منشی گیری ب۔ مزدوری ج۔ کچھ خبر نہیں د۔ پھیری لگانا

26- ماسٹر الیاس نے کتنے ماہ کا کرایہ ادا کرنا تھا؟
ا۔ چھ ماہ کا ب۔ سات ماہ کا ج۔ آٹھ ماہ کا د۔ نو ماہ کا

27- مالک مکان نے انھیں کیا دھمکی دی؟
ا۔ پولیس بلوائے گا ب۔ سامان باہر پھینکے گا ج۔ معاف کر دے گا د۔ لوگ اکٹھے کر لے گا

28- ماسٹر الیاس نے کتنے روپے دینے کی کوشش کی؟
ا۔ پچاس ب۔ ساٹھ ج۔ ستر د۔ اسی

29- مالک مکان کا کتنے روپے کا تقاضا تھا؟
ا۔ ایک سو روپے ب۔ ایک سو چالیس ج۔ ایک سو اسی د۔ دو سو بیس

Geniusnesthub.com
CamScanner

-30 مالک مکان نے سامان نکال کر کہاں رکھ دیا؟

ا۔ محلے میں　ب۔ محلے کے کونے میں　ج۔ ایک خالی پلاٹ میں　د۔ ٹرانسفارمر کے نیچے

-31 ماسٹر الیاس نے شیخ کریم سے کتنے روپے ادھار مانگے؟

ا۔ ایک سو روپے　ب۔ دو سو روپے　ج۔ تین سو روپے　د۔ چار سو روپے

-32 ماسٹر الیاس نے اسماعیل بزاز سے کتنے روپے ادھار مانگے؟

ا۔ ایک سو روپے　ب۔ ڈیڑھ سو روپے　ج۔ دو سو روپے　د۔ ڈھائی سو روپے

-33 ماسٹر الیاس نے جبار حلوائی سے کتنے روپے ادھار مانگے؟

ا۔ ایک سو روپے　ب۔ ڈیڑھ سو روپے　ج۔ دو سو روپے　د۔ ڈھائی سو روپے

-34 ماسٹر جی کو کیا مرض ہو گیا تھا؟

ا۔ ٹائفائیڈ　ب۔ نمونیہ　ج۔ تپ دق　د۔ گردوں کا

-35 بیمار ہونے کے بعد کون سے دن ماسٹر جی فوت ہو گئے؟

ا۔ پہلے　ب۔ دوسرے　ج۔ تیسرے　د۔ چوتھے

-36 شیخ کریم نے قبر کے لیے سعید اور بلال کتنے روپے دیے؟

ا۔ ایک سو　ب۔ دو سو　ج۔ تین سو　د۔ چار سو

-37 شیخ کریم نے بابو جلال کو لٹھے، کافور، عرقِ گلاب اور پھولوں کے لیے کتنے روپے دیے؟

ا۔ ایک سو　ب۔ دو سو　ج۔ تین سو　د۔ چار سو

-38 جبار حلوائی نے ماسٹر الیاس کے مرنے کے بعد کیا بھیجا؟

ا۔ جلیبیاں　ب۔ دودھ پتی کا پتیلا　ج۔ مٹھائی　د۔ نمک پارے

-39 محلے کے لوگوں نے ماسٹر جی کے رسم قل کے لیے کتنے روپے اکٹھے کر لیے؟

ا۔ سات سو گیارہ　ب۔ آٹھ سو گیارہ　ج۔ نو سو گیارہ　د۔ ایک ہزار گیارہ

جوابات

-1	ج	-2	ا	-3	د	-4	ب	-5	د
-6	ج	-7	ب	-8	د	-9	ج	-10	ب
-11	د	-12	ج	-13	ب	-14	د	-15	ب
-16	ج	-17	ب	-18	د	-19	د	-20	د
-21	د	-22	ج	-23	ب	-24	د	-25	ج
-26	ا	-27	ب	-28	ا	-29	ج	-30	د
-31	ب	-32	ب	-33	ج	-34	ب	-35	د
-36	ب	-37	ج	-38	ب	-39	ب		

Geniusnesthub.com

CamScanner